https://www.jmi.ac.in

دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تدریسی و غیر تدریسی عملہ نے کیمپس کی دیواروں پر قابل اعتراض نعروں کی پرزور مذمت کی: یونیورسٹی آن لائن موڈ میں شفٹ

New Delhi, October 24, 2026

جامعہ ملیہ اسلامیہ اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات کے مطالبے کے لیے احتجاج کرنے والے طلبہ کے ساتھ ثالثی کرنے کی غرض سے اٹھارہ اکتوبر دو ہزار کو تشکیل دی گئی یونیورسٹی پروفیسران کی سات رکن پر مشتمل اعلیٰ سطحی کمیٹی کی ہفتہ بھر جاری رہنے والی کوششوں کے دوران، ایک اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ آج صبح جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پندرہ سے زائد تدریسی اور غیر تدریسی عملہ نے، شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف اور مسجل پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی کے ہمراہ یونیورسٹی کے انصاری آڈیٹوریم کے سبزہ میں ایک اجلاس منعقد کیا تاکہ مستقبل کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ یہ اجلاس مذاکرات کے چار دور اور گزشتہ رات کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ اس اپیل کے بعد منعقد ہوا جس میں طلبہ سے احتجاج ختم کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے فیکلٹی ممبران اور عملہ نے توڑ پھوڑ کے واقعات اور کیمپس کی دیواروں پر انتہائی قابلِ اعتراض نعرے لکھے جانے پر گہرے دکھ اور تشویش کا اظہار کیا۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کے اقدامات تعلیمی ماحول اور ایک سو چھ سالہ شاندار ورثے کی حامل اس درس گاہ کے وقار کو مجروح کرتے ہیں۔ اجلاس میں متفقہ طور پر دو قراردادیں منظور کی گئیں: پہلی قرارداد کے تحت، ملازمین نے فیصلہ کیا کہ وہ احتجاج کرنے والے طلبہ سے اپیل کریں گے کہ وہ احتجاجی مقام کو خالی کر دیں اور احتجاج ختم کر دیں تاکہ کیمپس میں امن اور معمول کے حالات بحال ہو سکیں۔ خاص طور پر 'غالب مجسمہ لان' کے حوالے سے یہ بات کہی گئی، جس پر طلبہ نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر رکھا ہے، حالانکہ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں احتجاج کے لیے 'گیٹ نمبر اٹھارہ' کو مخصوص مقام کے طور پر طے کیا گیا ہے۔

دوسرے یہ کہ فیکلٹی اراکین اور عملہ نے ان دیواروں پر دوبارہ رنگ و روغن کرنے کا فیصلہ کیا جنہیں بدصورت بنا دیا گیا تھا، اور ان نعروں کو مٹانے یا ڈھانپنے کا عزم کیا جنہیں انہوں نے انتہائی قابلِ مذمت اور قوم کی سالمیت، سلامتی اور خودمختاری کے لیے نقصان دہ قرار دیا۔ انھوں نے انتباہ دیا کہ ایسے نعرے جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ساکھ اور وقار کو دیرپا اور ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتے

ہیں۔انھوں نے زور دیا کہ چند افراد کی حرکتوں کی وجہ سے ایک تاریخی ادارے کی ساکھ کو خطرے میں نہیں ڈالا جانا چاہیے، خاص طور پر جب اس کے نتائج پوری یونیورسٹی برادری کو متاثر کر سکتے ہوں۔اہم فریق کی حیثیت سے، جنھوں نے جامعہ کے لیے دہائیوں تک خدمات انجام دی ہیں، اساتذہ کا کہنا تھا کہ وہ یونیورسٹی کو یرغمال بننے کی اجازت نہیں دے سکتے۔انھوں نے سوشل میڈیا پر طلبہ کی جانب سے پھیلائے جانے والے جھوٹ اور غلط معلومات پر بھی شدید حیرت اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا، جو ادارے اور اس کی ساکھ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف اور جامعہ کے مسجل پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے اس بات پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے کہ یونیورسٹی کی املاک کو نقصان پہنچانا اور ملک کی سالمیت وخودمختاری کے خلاف قابلِ اعتراض نعرے لکھنا، جامعہ کی ساکھ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔اس سے طلبہ کے وقار واعتبار پر منفی اثر پڑ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں ان کے مستقبل میں روزگار کے مواقع، ملازمت کے امکانات اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مواقع متاثر ہو سکتے ہیں۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اعلیٰ سطحی کمیٹی کے اراکین نے کہا کہ دو دہائی پرانے مسئلے کو حل کرنے کے لیے یونیورسٹی کی جانب سے کی گئی فوری کوششوں کے باوجود، احتجاج کرنے والے طلبہ اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ اسٹوڈنٹس یونین کو دو ہزار چھ میں اس وقت معطل کر دیا گیا تھا جب وہاں پر تشدد جھڑپوں، اساتذہ پر حملوں اور وقتاً فوقتاً کلاسوں میں خلل ڈالنے کے واقعات پیش آئے تھے۔کمیٹی نے نشان دہی کی کہ موجودہ انتظامیہ نے اکیس اکتوبر دو دو ہزار چھبیس 2026 کو 'جے ایم آئی ایس یو آئین مسودہ کمیٹی' کے قیام کا فوری اعلان کیا؛ ایک ایسا اقدام جو دو ہزار کے بعد سے کسی بھی شیخ الجامعہ یا مسجل نے نہیں اٹھایا تھا۔اس پیش رفت کے باوجود، بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ نے انتظامیہ کے ساتھ مل کر پرامن حل نکالنے کے لیے بات چیت میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی ہے۔

کمیٹی کے اراکین نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مظاہرین سے رابطے کی مسلسل کوششوں کے ساتھ ساتھ، یونیورسٹی نے اکیس اکتوبر کو ایک اور اعلامیہ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ ''ان تمام طلبہ کے خلاف کی گئی یا شروع کی گئی تادیبی کاروائیوں کا جائزہ لیا جائے گا جو چھبیس اکتوبر (مورخہ بارہ اکتوبر دو ہزار چھبیس) سے اکیس اکتوبر دو ہزار چھبیس کی شام ساڑھے پانچ بجے تک کے واقعات کی بنیاد پر احتجاج میں شریک تھے۔'' تاہم اس اقدام سے بھی احتجاج کرنے والے طلبہ مذاکرات کی میز پر نہیں آئے۔اس کے برعکس طلبہ اپنے موقف پر اڑے رہے اور مقامی، علاقائی اور قومی سیاسی جماعتوں اور گروہوں کے رہنماؤں اور نمائندوں کو بلا کر کشیدگی میں مزید اضافہ کر دیا۔اساتذہ نے خدشہ ظاہر کیا کہ ان پیش رفتوں سے کیمپس کا ماحول مزید خراب ہو سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں افراتفری، بدمعاشی، توڑ پھوڑ اور یونیورسٹی کی دیواروں کو مزید مسخ کیے جانے جیسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔

دو قراردادوں کی متفقہ منظوری کے بعد، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے نے انصاری آڈیٹوریم کے لان

سے ایک مارچ نکالا۔ یہ قافلہ گیٹ نمبر تیرہ سے ہوتا ہوا، مرکزی سڑک عبور کر کے گیٹ نمبر سات پر پہنچا۔ اس کے بعد وہ احتجاجی مقام کی جانب بڑھا تا کہ طلبہ سے بات چیت کر سکیں اور انہیں احتجاج ختم کرنے پر آمادہ کر سکیں۔

طلبہ کو احتجاج ختم کرنے اور کیمپس میں معمولات بحال کرنے پر قائل کرنے کی دو گھنٹے کی کوششوں کے باوجود، طلبہ نعرے لگاتے رہے اور مطالبہ کرتے رہے کہ اساتذہ ''واپس چلے جائیں''۔ انھوں نے اچانک سیکورٹی گارڈز، عملہ اور اساتذہ کو دھکہ دینا شروع کر دیا اور سینئر اساتذہ کی بار بار کی گئی اپیلوں کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ اسی ہفتے کے اوائل میں ان کے مطالبات تسلیم کر لیے گئے تھے۔ بالآخر اساتذہ اور عملے نے احتجاجی مقام سے پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا اور واپس انصاری آڈیٹوریم چلے گئے۔

دن بھر کے حالات کا نوٹس لیتے ہوئے، انتظامیہ کو ایک اعلامیہ جاری کرنا پڑا جس کے تحت تمام کورسز کی کلاسیں فوری طور پر آن لائن منعقد کی جائیں گی۔ یہ فیصلہ موجودہ صورتحال کے پیشِ نظر اور یونیورسٹی کے باقاعدہ طلبہ کی حفاظت اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔

تمام طلبہ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی آن لائن کلاسوں کے نظام الاوقات کی پابندی کریں اور کیمپس آنے سے گریز کریں، کیونکہ جب تک کلاسیں آن لائن جاری رہیں گی اور یونیورسٹی کی جانب سے اگلا اعلامیہ جاری نہیں ہوتا، تب تک جامعہ ملیہ اسلامیہ کے دروازے اور لائبریریاں بند رہیں گی۔

افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ